بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ
AL FAZL RABWAH

یوم جمعرات — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ، ۷ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ، ۹ نبوت ۱۳۵۷ھش ، ۹ نومبر ۱۹۷۸ء ، نمبر ۲۵۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خانہ کعبہ تک جانے کی توفیق اور استطاعت رکھنے والے مسلمان پر حج فرض کیا گیا ہے

حج کی عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت رکھنے کے تمام لوازمات پائے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (اٰل عمران: ۹۸)

ترجمہ:۔ اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کریں (یعنی جو بھی) اس تک جانے کی توفیق پائے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا (مُسلم)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے تم حج کیا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"عبادت کے دو حصے ہیں ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالےٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ ... اسلام نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے .... حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدتِ محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کا سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا ... یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے سر منڈایا جاتا ہے دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم میجر عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ و جاپان کے بیٹے راجہ عبدالخالق صاحب مقیم امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو بچی عطا فرمائی جس کا نام ثمینہ سعدیہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالرزاق صاحب لاہور چھاؤنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

میرے بیٹے عزیزم نثار احمد خان مربی سلسلہ میانوالی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام امتیاز احمد رکھا ہے۔ عزیز مکرم عبدالحفیظ خان صاحب سپرنٹنڈنٹ واپڈا لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے نیک، لائق اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(خاکسار عبدالقدیر خان شاہدرہ)

خاکسار کے نانا حافظ عبدالکریم صاحب خوشابی (والد محترم عبدالستار خان صاحب مبلغ سپین) کا میو ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (حافظ مظفر احمد جامعہ احمدیہ ربوہ)

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لینے والے طلباء

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور نے امسال سالِ اول میں داخلہ کے لئے فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۱ نومبر مقرر کی ہے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ لینے کے خواہش مند طلباء کی خدمت میں گذارش ہے کہ فارم داخلہ جمع کروانے اور دیگر امور میں رہنمائی اور تعاون کے لئے خاکسار یا مکرم مسعود احمد صاحب کمرہ ۳۵ عمر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی سے رابطہ پیدا فرمائیں تا سہولت ہو اور اجنبیت کی وجہ سے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (محمد اکرم خالد کمرہ ۵۳ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۹ نبوت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعشق باللہ کی آئینہ دار رفیع الشان عبادت

اسلام کی غرض و غایت یہ ہے کہ ایک مومن دُنیا سے دل برداشتہ ہو کر کلی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف منقطع ہو جائے۔ یہ انقطاع اس قدر کامل ہو کہ اسے دنیا میں خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی چیز بھی پیاری نہ رہے۔ صرف وہی اس کا مطلوب و مقصود ہو اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے وہ ہر تکلیف اور ہر مصیبت کو بطیبِ خاطر برداشت کرنے اور اپنی ہر عزیز سے عزیز شئے کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ بیان کی ہے کہ انہیں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:- اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ میں سے (اللہ کے) ہمسر بناتے ہیں۔ وہ اُن سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شدید محبت کے زیرِ اثر حقیقی مومن ہر قسم کے اجر و ثواب سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اسی میں وہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور پاتے ہیں اسی لئے وہ کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ اپنے پروردگار کی عبادت کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ عبادت میں تساہل یا اس سے پہلو تہی ان کے لئے موت سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔

یوں تو ہر عبادت ہی حقیقی مومن محبت الٰہی کے جوش کے ماتحت کمال محویت کے عالم میں بجا لاتے ہیں لیکن ایک عبادت اللہ تعالیٰ نے ایسی مقرر کی ہے جو ظاہری و باطنی ارکان اور مناسک کے اعتبار سے از اوّل تا آخر تعشق باللہ کی آئینہ دار ہے اور اسے صحیح معنوں میں ادا کرنے کا حق ایک عاشقِ صادق ہی ادا کر سکتا ہے اور وہ ہے حج کی رفیع الشان عبادت۔ اسے صاحبِ استطاعت مومن پر بعض شرائط کے ساتھ زندگی میں کم از کم ایک بار بجا لانا فرض قرار دیا گیا ہے۔ ان شرائط میں سے ایک اہم اور بنیادی شرط کا اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:-

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ (آل عمران آیت ۹۸)

ترجمہ:- اللہ کے واسطے اس گھر کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی راہ پائیں۔

اس آیہ کریمہ میں مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کے الفاظ اُن تمام رکاوٹوں پر حاوی ہیں جو کسی مومن کے سفرِ حج مکہ جانے کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر راستہ پُر امن نہ ہو اور سفر کرنا خطرہ سے خالی نہ ہو ایسی صورت میں مالی استطاعت کے باوجود حج پر جانا ضروری نہ ہو گا۔ اسی طرح اس امر کے باوجود کہ سورۃ الحج کی آیت ۲۵ کی رُو سے خانہ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی زیارت گاہ بنایا ہے اور اس میں وہاں کے باشندوں اور باہر سے آنے والوں کو برابر کا حقدار قرار دیا ہے اور کسی کو زیارت سے روکنے اور منع کرنے کو ظلم قرار دیا ہے اور ایسے لوگوں کو دردناک عذاب سے ڈرایا ہے اگر بعض لوگوں کو ظلم کی راہ سے وہاں جانے اور حج کرنے سے روکا جائے اور اس طرح ان کے وہاں پہنچنے کا راستہ مسدود کر دیا جائے تو پھر ایسے مظلوم حج پر جانے کے مکلف نہ ہوں گے اور انہیں ان کی نیت کے مطابق خانہ کعبہ میں پہنچے بغیر حج کا ثواب از خود مل جائے گا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فرما کر ہر قسم کی رُکاوٹوں کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

جہاں تک حج کی رفیع الشان عبادت کے کمال تعشق باللہ کی آئینہ دار عبادت ہونے کا تعلق ہے وہ اس سے متعلقہ جملہ احکام سے ظاہر و باہر ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان احکام کی رُو سے تعشق باللہ کی اُن ظاہری علامات کا ذکر کرتے ہوئے جو حج کرنے والے ہر انسان کو حکماً اختیار کرنا پڑتی ہیں فرماتے ہیں:-

"حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدتِ محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا ...... غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا سو وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق (عشقِ الٰہی) کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔" (ارشادات ۱۴ جون ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم ص ۲۹۹)

لیکن تعشق باللہ کی یہ ظاہری علامات جو حج میں اختیار کی جاتی ہیں اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود فریضۂ حج ادا کرنے والے ایک مومن کے لئے مقصود بالذات کی حیثیت نہیں رکھتیں بلکہ یہ علامات تو اصل مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہیں۔ جب تک وہ مقصد حاصل نہ ہو کوئی شخص بھی فریضۂ حج ادا کرنے والا شمار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان جملہ علامات کے اختیار کرنے سے اصل مقصد کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ دراصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اُسے کسی سفر کی تکلیف ہو (باقی ص ۶ پر)

عید مبارک باد

دیکھنا قسمت میں ہو اُس مطلع انوار کا

عیدِ قربانی میں مضمر ہے سبق ایثار کا
نوعِ انساں کی اخوت کا، حقیقی پیار کا

روحِ تسلیم و رضا کا، محویت کے شوق کا
ذوقِ تکمیلِ وفا سے عہد کے اقرار کا

راہِ حق میں جان دینے کا بصد شوق و ثبات
جذبۂ صدیقیت سے عشق کے اظہار کا

اِس جہاں کی لذتیں اپنی خوشی سے چھوڑ کر
قصد کرنا شوق سے اللہ کے دربار کا

عید آتی ہے تو آتا ہے حرم کا بھی خیال
مولد و مسکن ہے جس میں اُس بڑی سرکار کا

جس کے آنے سے ہوا انسانیت کا سر بلند
جس کی برکت سے کُھلا در عرش کے اسرار کا

یا الٰہی! تیرے بندوں کی دعائیں ہوں قبول
دیکھنا قسمت میں ہو اُس مطلعِ انوار کا

(عبدالرحیم راٹھور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع

مکرم خالد احمد صاحب شمس شاہد مربی سلسلہ مقیم مردان

(۲)

پانچواں ذریعہ، نوافل:

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر پانچ نمازیں تو فرض کر دی ہیں جن کے بغیر نجات ممکن نہیں جیسا کہ فرمایا:-

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝"

قیامت کے دن بھی سب سے پہلا سوال نماز کے بارے ہی کیا جائے گا جیسا کہ پیارے آقا نے فرمایا:-

"اوّل ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ"

لیکن ان کے علاوہ خدا نے بندوں کو اپنے قریب کرنے کے لئے زائد عبادات بھی رکھی ہیں جیسے نوافل ہیں۔

نوافل قربِ الٰہی کو پانے کا نہایت ہی نافع اور کارآمد ذریعہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"لا یزال عبدی یتقرب الی بنوافل"

یعنی میرا بندہ نوافل کے ذریعہ جو وہ اپنی خوشی سے بجا لاتا ہے میرا قرب پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جائے ...... مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کے دل میں ایک درد ہوتا ہے جو اسے بے چین کرتا ہے اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۰)

بخاری شریف کی ایک حدیث بھی ہے کہ مومن نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قربت حاصل کر لیتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

پس خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے نوافل کا ادا کرنا اور راتوں کو اٹھ کر تہجد کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

چھٹا ذریعہ، استقامت:

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے استقامت بہت ضروری چیز ہے یعنی خدا کی راہ میں ثابت قدم رہنا کیونکہ اس راہ میں قسم قسم کی رکاوٹیں آتی ہیں کبھی دشمنوں کی طرف سے تنگی کبھی گھریلو مشکلات۔ لیکن انسان کو ان ابتلاؤں سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا......"

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اقرار کر لیتے ہیں پھر اس پر قائم رہتے ہیں ان پر فرشتے نازل کئے جاتے ہیں کہ اے مومنو! غم نہ کرو اور ڈرو نہیں تم یقیناً جنت میں جانے والے اور خدا کا قرب حاصل کرنے والے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام استقامت کے متعلق فرماتے ہیں:-

"استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازے پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اٹھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ تو کریم و رحیم خدا ہے...... یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر گرے اور خالی ہاتھ اٹھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۳)

ساتواں ذریعہ، صحبت صالحین:

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان نیک لوگوں کا قرب حاصل کرے ان میں بیٹھے ان کی مجالس میں حاضر ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی یہی ہے کہ:-

"کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

کہ نیک لوگوں کے ساتھ رہو اور یقیناً یہ عمل خود کو بھی نیک بنا دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نفس اور اخلاص کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صالحین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تا کہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۳)

ایک مشہور فارسی مصرعہ ہے۔ ع

"صحبت صالح ترا صالح کند"

کہ انسان نیک لوگوں میں بیٹھ کر نیک ہوتا ہے۔

پس صحبتِ صالحین یعنی بزرگوں کے پاس بیٹھنا صحابہؓ سے ملنا یقیناً قربتِ الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے۔

یہ وہ چند ذرائع ہیں جن پر عمل کر کے ہم خدا تعالیٰ کی قربت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم بھی وہ مقام حاصل کر سکتے ہیں جس مقام پر خود خدا بندے کا ہاتھ ہو جاتا ہے پاؤں ہو جاتا ہے۔ آنکھ ہو جاتا ہے۔

ہمیں ہر وقت کوشش کرنا چاہیئے کہ ہم خدا کی رضا کو حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قربتِ الٰہی کے متعلق فرماتے ہیں:-

"انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شے ہو جائے گا اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور وہ صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دنیا میں ہی خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے والے ہوں اور قیامت کے دن خدا کا سایہ ہمارے سروں پر ہو۔

آمین ثم آمین!

خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا کے ساتھ وہ سچا اور کامل تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اول اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا فخر یہ دونو چیزیں ہیں اسلام اور دعائے فاتحہ۔ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہیں بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے اور وہی خدا کو پاتے ہیں کہ جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں...... اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سر نو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہام الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اس مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقاء الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سیّد محمد حسین شاہ صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی فاضل مربی

اسلام اور احمدیت کے شیدائی۔ حلقہ سمندری ضلع فیصل آباد کے امیر مکرم سیّد محمد حسین شاہ صاحب ۸۵ سال کی عمر میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو بمقام سمندری وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

مکرم شاہ صاحب مرحوم کے والدین میانی پٹھاناں ضلع ہوشیارپور کے باشندے تھے وہیں ۱۸۹۵ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔ لیکن بچپن ہی سے آپ کی پھوپھی صاحبہ اہلیہ مرزا محمد علی بیگ صاحب (رسالدار میجر) پٹی ضلع لاہور۔ جو بے اولاد تھیں آپ کو اپنا بیٹا بنا کر اپنے پاس پٹی لے آئیں۔ انہیں کے ہاں آپ نے پرورش پائی۔ یہیں تعلیم حاصل کی اور شادی ہوئی اور ہجرت ۱۹۴۷ء تک یہیں رہائش پذیر رہے۔ اسی جگہ بعمر ۳۳ سال ۱۹۲۸ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔

مرحوم کو مذہب سے بے حد لگاؤ تھا

آپ ایک گدی نشین پیر خاندان سے تعلق رکھتے تھے مگر آپ کو پیری مریدی کا مروجہ طریق پسند نہیں تھا۔ بلکہ اپنی تشنگی دور کرنے کے لئے اپنے آپ کو روحانی غذا اور تسکین قلب کا طالب اور کسی مرد کامل کی راہنمائی کا محتاج سمجھتے تھے۔ متلاشی حق کی نصرت اور دستگیری فرمانا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اس نے اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ قبول احمدیت کے بعد آپ کو سکینت قلب کی دولت نصیب ہو گئی۔ پہلے تو آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مل گئیں جن کے مطالعہ سے آپ کی روح کھل اٹھی اور وہ روشنی مل گئی جس کے آپ متلاشی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا آپ پر یہ احسان فرمایا کہ ۱۹۲۸ء میں خواب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں ایک مسجد میں حضور وضو فرماتے ہوئے دیکھا تو شاہ صاحب نے لپک کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ حضور نے فرمایا بیعت تو میں لے لیتا ہوں مگر یاد رکھو اسی پر اکتفا نہ کر لینا کہ میں نے بیعت کر لی ہے خالی بیعت تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ جب تک اپنے دل کو پاک کر کے متقی بن کر اور اعمال صالحہ بجا لا کر خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم نہ کرو۔ خواب میں حضور نے جو پنجابی الفاظ فرمائے میں نے اس کی تشریح کی ہے۔ الفاظ یہ تھے:

"ربّ میرے پلے نہیں بدھا
ربّ میری گنڈھی نہیں بدھا"

یعنی پرانے پیری مریدی طریق کے مطابق یہ مت سمجھ لینا کہ پیر کا لڑ پکڑ لیا تو بات ختم ہو گئی۔ کچھ کرنا کرانا نہیں پڑے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے اندر نیک تبدیلی کے لئے تمہیں خود کوشش کرنا ہو گی۔

اس رؤیا کے بعد بذریعہ خط شاہ صاحب نے بیعت کر لی اور اس کے بعد ۱۹۲۸ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد عزیز و اقارب کی طرف سے بڑی مخالفت ہوئی۔ سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کے پائے استقلال میں ذرہ برابر لغزش پیدا نہ ہوئی۔ قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ آپ کا عزم و اخلاص دیکھ کر کچھ عرصہ بعد آپ کے عزیزوں کے رویہ میں تبدیلی آ گئی اور آپ کے پھوپھا کی وفات کے بعد ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ محترم شاہ صاحب کی رہائش گاہ پر پٹی کے احمدی احباب جمعہ کی نماز ادا کرنے لگے۔

آپ کے پھوپھا چونکہ مرزا اسحاق بیگ صاحب کے رشتہ داروں میں سے تھے اس لئے بچپن ہی سے آپ کا ان کے ہاں آنا جانا تھا محترمہ محمدی بیگم صاحبہ آپ کے ساتھ بڑی بہنوں کی سی شفقت سے پیش آیا کرتیں۔ شاہ صاحب مرحوم اکثر اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے تھے کہ جب میں نے بیعت کر لی اور قادیان کی زیارت سے مشرف ہو کر واپس پٹی آیا تو شاہ صاحب مرحوم کی روایت کے مطابق محمدی بیگم صاحبہ نے آپ کو مخاطب کر کے یہ الفاظ کہے "محمد حسینا دیکھے سادے رشتہ دار" پنجابی کے اس مختصر فقرہ میں وسیع مضمون پوشیدہ ہے تشریح اس ذوق کی متحمل نہیں ہو سکتی جس کا اظہار یہ الفاظ خود کر رہے ہیں۔

ایک اور واقعہ شاہ صاحب مرحوم اکثر بیان کیا کرتے تھے کہ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ جو شاہ صاحب کو بھائیوں کی طرح عزیز سمجھتی تھیں ایک دفعہ مسرت بھرے انداز میں کہا۔ "محمد حسینا۔ جے میری شادی مرزا صاحبؑ نال ہو جاندی تے میں وی اُمّ المومنین اکھواندی۔" جس کا جواب شاہ صاحب مرحوم نے یہ دیا کہ اس میں کیا شک ہے۔

محمدی بیگم صاحبہ کے فرزند مرزا اسحاق بیگ صاحب کی بیعت میں بھی شاہ صاحب مرحوم کا بڑا دخل تھا۔ شاہ صاحب کو وہ ایک متقی انسان سمجھتے تھے۔ ایک مرتبہ مرزا صاحب ایک اچھی ملازمت کے سلسلہ میں سندھ جانے والے تھے جن کو پختہ امید تھی کہ یہ ملازمت انہیں ضرور مل جائے گی۔ جانے سے قبل انہوں نے شاہ صاحب مرحوم کی خدمت میں استخارہ کی درخواست کی۔ ایک رات تہجد کی نماز کے وقت دعا کرتے کرتے آپ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہو گئی تو خواب میں بڑی بارعب آواز سنائی دی:-

"اس سے کہہ دو اس کا کام
نہیں ہو گا۔"

چنانچہ مکرم شاہ صاحب مرحوم نے صبح مرزا اسحاق صاحب کو کہہ دیا کہ سندھ مت جائیں آپ کا کام نہیں ہو گا۔ لیکن ان کا ظاہری اسباب پر بڑا انحصار تھا منع کرنے کے باوجود سندھ چلے گئے۔ مگر سچا وہی ہے جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دے دی تھی۔ مرزا صاحب کو ملازمت نہ مل سکی چھ ماہ تک کوشش کرنے کے بعد ناکام بے نیل مرام واپس آنا پڑا۔

شاہ صاحب مرحوم کا ایک اور رؤیا بھی قابل ذکر ہے۔ پٹی ضلع لاہور کی میونسپلٹی میں اوکٹرائے سپرنٹنڈنٹ کی اسامی کے لئے آپ بھی امیدوار تھے مقابلہ بڑا سخت تھا۔ احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے بھی حالات ناساز گار تھے۔ آپ دعاؤں میں لگ گئے۔ انتخاب سے ایک رات قبل خواب میں آواز آئی۔ "تم کو مبارک ہو۔ تم کو مبارک ہو۔ تم کو مبارک ہو" چنانچہ اگلے دن باوجود سخت مقابلہ کے آپ کامیاب ہو گئے اور مذکورہ ملازمت آپ کو مل گئی۔

۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد شاہ صاحب مرحوم نے سمندری ضلع فیصل آباد میں رہائش اختیار کی اور سابقہ تجربہ کی بناء پر میونسپل کمیٹی سمندری میں بطور سیکرٹری آپ کا تقرر ہوا اور آپ نے یہ ڈیوٹی بڑی جانفشانی اور دیانتداری سے ادا کی۔ آپ کی امانت و دیانت کا یہ عالم تھا کہ اہالیان سمندری کہا کرتے تھے کہ شاہ صاحب فرشتہ ہیں مگر افسوس "مرزائی" ہیں۔ نادان نہیں جانتے تھے کہ "مرزائی" ہو کر ہی تو آپ فرشتہ کہلانے کے مستحق تھے۔

مکرم شاہ صاحب گزشتہ تیس سال سے یوم وفات تک جماعت احمدیہ سمندری کے پریذیڈنٹ اور حلقہ کے امیر رہے اور یہ فرائض آپ نے نہایت عمدگی سے نبھائے سمندری میں احمدیت کی مخالفت کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۵۱ء میں احمدیہ مسجد کو جلا دیا گیا اور احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا مگر شاہ صاحب مرحوم کی قیادت میں احمدیوں نے بڑی بہادری اور صبر سے ہر قسم کے حالات کو برداشت کیا اور ان کے ایمان و استقامت میں کوئی تزلزل پیدا نہیں ہوا۔ جلی ہوئی مسجد کو دوبارہ پہلے سے احسن شکل میں تعمیر کر لیا جس کے ساتھ مربی کے لئے رہائشی کوارٹر بھی ہے۔

شاہ صاحب مرحوم اچھے منتظم اور مقبول انسان ہونے کے ساتھ ساتھ علمی ادبی اور روحانی ذوق کے بھی مالک تھے۔ اردو اور فارسی کے سینکڑوں شعر ازبر تھے بالخصوص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اشعار بر محل پڑھ کر خود بھی وجد میں آ جاتے اور دوسروں کو بھی محظوظ کرتے مہمان نوازی کا خلق بڑا نمایاں تھا۔ اپنے ہاتھ سے مہمانوں کے لئے کھانا وغیرہ لا کر رکھنے میں بڑا لطف محسوس کرتے۔ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

"شکر خدا بگذار کہ مہمانِ تو
نان خود مے خورد بر خوانِ تو"

نماز ادا کرتے وقت ایسا انہماک ہوتا تھا کہ نماز میں گم ہو جاتے تھے لمبے لمبے سجود و رکوع اور پرسوز دعاؤں میں کھو کر اس دنیا سے منقطع ہو کر کسی دوسرے عالم میں جا پہنچتے تھے۔

دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں آپ کی یادگار ہیں جو سب کے سب تعلیم یافتہ اور صاحب اولاد ہیں۔ شاہ صاحب مرحوم اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر بڑی توجہ دیتے تھے اور اکثر یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ نمازیں سنوار کر پڑھا کرو۔ دعا کا ذوق پیدا کرو اور کثرت سے درود شریف اور استغفار کی عادت ڈالو۔ غرض شاہ صاحب مرحوم ایک سچے مسلمان اور متقی احمدی تھے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے ایک دیرینہ دوست۔ ہمدرد ساتھی اور مخلص خادم سلسلہ کا ذکر خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس دنیا میں رہنے والوں پر بھی اپنا فضل اور رحم نازل فرمائے اور اس دنیا سے رخصت ہو جانے والوں پر بھی اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

(قسط نمبر ۴)

اجلاس چہارم

۲۸ اکتوبر کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا اجلاس چہارم زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ پونے نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد صدر مجلس نے فرمایا جیسا کہ کل رات اجلاس ختم ہونے سے پہلے میں نے اعلان کیا تھا کہ مطبوعہ پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس وقت صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ محترم مرزا عبدالحق صاحب انتخاب کرا دیں اس لئے میں محترم مرزا عبدالحق صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں انتخاب کرا دیں۔

انتخاب صدر و نائب صدر صف دوم

صدر مجلس کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مرزا عبدالحق صاحب مائیک پر تشریف لے آئے اور انہوں نے انتخاب کرایا۔ مجالس انصار اللہ کی طرف سے صدر مجلس کے لئے چار نام تجویز کئے گئے۔ آراء شماری کرائی گئی تو کثرت آراء محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حق میں تھی۔ محترم میاں صاحب نے شوریٰ کی یہ سفارش حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی جسے حضور نے منظور فرما لیا۔

نائب صدر صف دوم کے لئے بھی مجالس انصار اللہ نے چار نام تجویز کئے آراء شماری کرائی گئی تو کثرت آراء محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے حق میں تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ سفارش پیش کی گئی تو حضور نے اسے منظور فرما لیا۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے منظوری کا اعلان پانچویں اجلاس کے دوران محترم مرزا عبدالحق صاحب نے فرمایا۔

رپورٹ کارگزاری قیادت ہائے مجلس انصار اللہ مرکزیہ

انتخاب کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ صدر مجلس کی اجازت سے قائدین کرام نے باری باری اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔

مجلس شوریٰ

اس کے بعد مجلس شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ایجنڈا میں مندرج تجاویز پر غور کیا گیا اور سفارشات پیش کی گئیں جنہیں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے منظور فرما لیا۔

اجلاس کے آخر میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ عیسوی) پیش ہوا جو گزشتہ سال کے مجموعی بجٹ ۲،۶۹،۰۰۰ روپے کے مقابل ۵۰ پچاس ہزار روپے کے اضافہ کے ساتھ ۳،۱۹،۰۰۰ روپے تجویز کیا گیا تھا۔ مجلس شوریٰ کے نمائندگان نے بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی۔ صدر مجلس نے اس کی منظوری عطا فرما دی اور فرمایا:

"بجٹ میں سال کے دوران کچھ نہ کچھ ترمیم کرنی پڑے گی۔ یہی طریق کار ہے۔ لیکن کوشش کی جائے گی کہ اخراجات نہ بڑھیں اور آمدنی میں اضافہ ہو۔"

اس کے بعد کارروائی نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کیلئے تین بجے بعد دوپہر تک ملتوی کر دی گئی۔

(باقی)

درخواست دعا

میرے نانا جان حضرت حکیم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے نیز میرے والد محترم سید ظہور احمد شاہ صاحب تقریباً ڈیڑھ سال سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید سہیل ظہور)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہیئے جو یہاں دیکھتے ہو۔ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں، اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہیئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہیئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔" (تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳، ۱۲۲)

اس سے ظاہر ہے کہ حج کی رفیع الشان عبادت (جو کمال سلوک کے آخری مرحلہ کی حیثیت رکھتی ہے) کا حق محض ظاہری ارکان کو پورا کرنے سے ادا نہیں ہو سکتا یہ اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے نفس سے کلی انقطاع کر کے تعشق باللہ میں کھویا جائے اور بقیہ زندگی میں مرضات اللہ سے سرِمو انحراف کا امکان کالعدم ہو جائے ورنہ محض شہرت اور رسم کے طور پر ارکانِ حج بجالانا اور عملی زندگی میں اس کا کوئی اثر قبول نہ کرنا سراسر بے فائدہ ہے اور نہ اس میں کوئی ثواب ہے۔ اسی لئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"حج کے واسطے خلوص اور محبت سے جانا آسان ہے مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر واپس آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حج کی حقیقت انہیں نہیں ملتی (یعنی اس تک ان کی رسائی نہیں ہوتی)"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

طاقت اور قدرت کا سرچشمہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے انسانوں کیلئے کل کائنات کو مسخر کر دیا اور اپنے بندوں کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ ور کیا جنکی افادیت کو دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ یونانی طب ہزارہا سال سے مخلوق خدا کی کامیاب خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ یونانی علاج قدرتی جڑی بوٹیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے اس لئے عین قدرتی اور ہمارے مزاج کے مطابق ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دواخانہ دارالامان ربوہ میں کہنہ امراض کا علاج حضور استاذی الحکمت شاہی طبیب حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص مجربات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ آپ اپنی بیماری کی تفصیل تحریر فرما کر ان صدری مجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

فہرست مفت طلب کریں (نوٹ۔ جواب کیلئے ۲۰ پیسے کا ٹکٹ ارسال فرما دیں)

۱۔ زد جام خاص قیمت مکمل کورس ۶۰/- روپے
۲۔ ہاضمین فی شیشی ۴ اونس ۱۰/- روپے
۳۔ جوب دمہ مکمل کورس ۳۰/- روپے
۴۔ حب بواسیر خونی و بادی مکمل کورس ۳۰/- روپے
۵۔ سرمہ سفید نورانی فی شیشی ۳ ماشہ ۳/- ، ۶ ماشہ ۵/-
۶۔ دافع اٹھرا مکمل کورس ۲۰/- روپے
۷۔ جاکھے بلز سینکڑہ ۲۰/- روپے
۸۔ بے بی ٹانک سیرپ فی شیشی ۵/- روپے

المعالج۔ فاضل الطب حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

دواخانہ دارالامان اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پیسہ سونے کے پہاڑ سے بڑھ کر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"... اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا ..." (تبلیغ رسالت جلد دہم صد ۵۳ تا ۵۵)

احباب جماعت ازراہِ کرم بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیں، اور امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور متعلقہ عہدیداران چندہ جات کی بروقت وصولی و ترسیل کا اہتمام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

مکرم میجر زین العابدین صاحب کی بیٹی عزیزہ صبورہ زین کا نکاح ہمراہ عزیزم ڈاکٹر ابوالفیض محمد اسحٰق صاحب پی۔ ایچ ڈی ابن مکرم محمد یوسف صاحب ناظم آباد کراچی مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو مروس کلب کراچی میں بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی نے پڑھا۔ اسی روز رات کو رخصتی کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(صدرالدین کھوکھر سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم مستری اللہ رکھا صاحب برادرِ اکبر مکرم ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب ۳ نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تین ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔

مرحوم ننگل باغبان نزد قادیان کے رہنے والے تھے اور معماری کا کام کرتے تھے ہجرت سے پہلے تک قادیان میں اور ہجرت کے بعد ربوہ میں وفات تک کام کرتے رہے۔ اپنے فن میں بڑے ماہر اور دیانتدار تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جب بھی کام کروانا ہوتا تھا تو اکثر آپ کو یاد فرماتے تھے۔ سلسلہ کی بیشتر عمارتوں کی تعمیر میں حصہ لینے کا فخر حاصل ہوا۔

اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں، دو بیٹے اور ۱۹ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مستری ناصر احمد محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کے لئے
نذیر سویٹ ہاؤس
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

پاکستانی جماعتوں کے لئے لمحۂ فکریہ

۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ اس سال بیرونی ملکوں کی جماعتیں تعمیر و تعلیم کے خرچ کے علاوہ بفضلِ خدا چندہ کے طور پر ایک کروڑ ساٹھ لاکھ چالیس ہزار نو سو ستر روپے پیش کر رہی ہیں۔ پاکستانی جماعتوں کو اپنا ٹارگٹ چندہ تحریکِ جدید بقدر پندرہ لاکھ روپیہ بہرحال پورا کرنا چاہیئے۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مخلصینِ جماعت کے سامنے یہ صورتِ حال رکھ کر ان سے ان کی حیثیت کے مطابق وعدے لیں۔ بچوں اور مستورات سے کم از کم ۔/۲۴ روپیہ اور کمانے والے حضرات سے کم از کم معیاری چندہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر لینا چاہیئے۔ مخلصینِ جماعت کو اس اقل ترین معیار کو بہرحال اپنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیقِ سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

تبصرہ:۔

نافلۂ موعود (احمدی شعراء کا نذرانۂ عقیدت) مرتبہ قیوم شاہد ایم اے

۱۲۸ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق احمدی شعراء کے منظوم کلام کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات دئے گئے ہیں جن کے بعد پچاس کے قریب احمدی شعراء کا منتخب کلام درج ہے۔ کاغذ عمدہ طباعت آفسٹ۔ قیمت پانچ روپے۔ ملنے کا پتہ قیوم اکیڈیمی ۸/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

روزنامہ "الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر

حسبِ سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ضخیم باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جماعت کے علمائے کرام، دیگر اہلِ قلم اصحاب اور شاعر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے قیمتی اور تحقیقی مضامین اور نظمیں جلد ارسال فرمائیں۔

مشتہرین بھی جلد سے جلد اپنے اشتہارات کے آرڈر بھجوائیں تاخیر سے ملنے پر ممکن ہے کہ شائع نہ ہو سکیں۔

ایجنٹ صاحبان کو اس نمبر کے جتنے زائد پرچے درکار ہوں ان سے بھی دفتر ہذا کو جلد مطلع فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

صحت اور تندرستی کی بقا کے لئے ناصر دواخانہ ربوہ کی مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں